خلافت لائبریری ربوہ

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ **الفضل** ربوہ

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

CPL 61

213029

بدھ 21-اپریل 1999ء - 4 محرم الحرام 1420 ہجری-21- شہادت 1378 ہش جلد 49-84 نمبر 88

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مہمان نوازی کے آداب

حضرت ابو شریح بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا- جو شخص اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ مہمان کی عزت کرے-ایک دن رات کی مہمانی تو اس کا حق ہے- تین دن رات تک ضیافت ہے اور اس کے بعد اسکی مہمان نوازی صدقہ اور نیکی کی بات ہے-اور مہمان کے لئے یہ مناسب نہیں کہ وہ میزبان کے پاس اتنا عرصہ ٹھہرے کہ اسے تکلیف ہونے لگے- (سنن ابی داؤد کتاب الاطعمہ باب فی الضیافة)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

مہمانوں کے انتظام مہمان نوازی کی نسبت ذکر ہوا- فرمایا:-

میرا ہمیشہ خیال رہتا ہے کہ کسی مہمان کو تکلیف نہ ہو بلکہ اس کے لئے ہمیشہ تاکید کرتا رہتا ہوں کہ جہاں تک ہو سکے مہمانوں کو آرام دیا جاوے- مہمان کا دل مثل آئینہ کے نازک ہوتا ہے اور ذرا سی ٹھیس لگنے سے ٹوٹ جاتا ہے- اس سے پیشتر میں نے یہ انتظام کیا ہوا تھا کہ خود بھی مہمانوں کے ساتھ کھانا کھاتا تھا- مگر جب سے بیماری نے ترقی کی اور پرہیزی کھانا کھانا پڑا تو پھر وہ التزام نہ رہا- ساتھ ہی مہمانوں کی کثرت اس قدر ہو گئی کہ جگہ کافی نہ ہوتی تھی اس لئے بمجبوری علیحدگی ہوئی- ہماری طرف سے ہر ایک کو اجازت ہے کہ اپنی تکلیف کو پیش کر دیا کرے- بعض لوگ بیمار ہوتے ہیں- ان کے واسطے الگ کھانے کا انتظام ہو سکتا ہے-

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 292)

25- دسمبر 1903ء شام کے وقت بہت سے احباب بیرو نجات سے آئے ہوئے تھے- آپ نے میاں نجم الدین صاحب مہتمم لنگر خانہ کو بلوا کر تاکیداً فرمایا کہ:-

دیکھو بہت سے مہمان آئے ہوئے ہیں ان میں سے بعض کو تم شناخت کرتے ہو اور بعض کو نہیں- اس لئے مناسب یہ ہے کہ سب کو واجب الاکرام جان کر تواضع کرو- سردی کا موسم ہے چائے پلاؤ اور تکلیف کسی کو نہ ہو- تم پر میرا حسن ظن ہے کہ مہمانوں کو آرام دیتے ہو- ان سب کی خوب خدمت کرو- اگر کسی کو گھر یا مکان میں سردی ہو تو لکڑی یا کوئلہ کا انتظام کر دو-

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 492)

ہر مومن کا فرض ہے کہ مہمان کا اکرام کرے

(حضرت خلیفة المسیح الثانی)

تمام احباب کو اس طرف توجہ دلاتا ہوں کہ رسول کریم ﷺ نے جو ہدایات ہماری زندگی کی درستی اور نفع اور فائدہ کے لئے دی ہیں- ان میں سے ایک یہ ہے کہ ہر ایک مومن کا فرض ہے کہ اپنے مہمان کا اکرام کرے- اکرام ضیف آج کل ذلیل بات سمجھی جاتی ہے لیکن یہ ایسے اعلیٰ درجہ کے رکنوں میں سے ہے کہ اس کے پابند کو اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت میں ضائع نہیں کرتا-

رسول کریم ﷺ پر جب وحی ہوئی تو آپ کو طبعاً گھبراہٹ ہوئی کہ الہام کبھی انعام کے طور پر ہوتا ہے کبھی ابتلاء کے طور پر- اس لئے آپ نے گھبرا کر اپنی بیوی سے ذکر کیا کہ ایسے نظارے دیکھے ہیں- اور اس قسم کی آوازیں سنی ہیں- مجھے ڈر آتا ہے- حضرت خدیجہؓ نے کہا کہ میرے نزدیک یہ خیر ہے- کلا واللہ لا یخزیک اللہ ممکن نہیں کہ اللہ تعالیٰ تجھے ضائع کرے- اب سوال ہوتا ہے کہ کیوں نہ کرے- ان باتوں میں سے ایک بات کے متعلق حضرت خدیجہؓ فرماتی ہیں- آپ میں مہمان نوازی اور غرباء کی ہمدردی کی صفت پائی جاتی ہے- حضرت خدیجہؓ کی یہ بات کیسی سچی تھی- دنیا آنحضرت ﷺ کے مقابلہ میں آئی- لیکن ہر حالت میں حضرت خدیجہ کا یہ فقرہ سنہری حرفوں میں آسمانوں پر لکھا ہوا نظر آتا ہے کلا واللہ لا یخزیک اللہ-

رسول کریم ﷺ کے اخلاق اور آپ کی خوبیاں جتنی انواع و اقسام کی تھیں- ان کا اندازہ نہ تھا- پھر بھی حضرت خدیجہؓ کا ان چند کو لینا جن میں اکرام ضیف بھی ہے- اس سے معلوم ہوتا ہے- کہ یہ ان باتوں میں سے ہے کہ جن کا آپ کو بہت خیال رہتا تھا- اس بات کو اس طرح بھی کہہ سکتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا محبوب اور مقرب بنانے میں مہمان نوازی بھی دخل رکھتی ہے- رسول کریم ﷺ پر جو فیضان اترے- وہ پہلی زندگی کا نتیجہ تھے محمد (ﷺ) پر ظلماً وحی نہیں اتاری گئی- کہ خدا نے یونہی بغیر کسی وجہ کے اپنی وحی سے آپ کو عزت بخشی- بلکہ محمد ﷺ کا آئینہ ایسا تھا- کہ اس میں خدا کا چہرہ نظر آتا تھا- محمد ﷺ کو اس درجہ پر پہنچانے والی بات مہمان نوازی بھی تھی- گویا دنیا پر جو یہ احسان ختم نبوت کا ہوا- اس میں ایک ہاتھ مہمان نوازی کا بھی ہے- اس لئے قادیان والوں کو یاد رکھنا چاہئے- کہ یہاں بھی مہمان آنے والے ہیں- اس لئے ان کا فرض ہے- کہ وہ ان کی خدمت بجالائیں-

مشہور ہے کہ اگلے زمانہ کے لوگ مہمانوں کو ڈھونڈا کرتے تھے- مگر یہاں خدا تعالیٰ مہمانوں کو خود لاتا ہے- بعض لوگ مہمان کو بوجھ سمجھتے ہیں- مگر ان کو غور کرنا چاہئے- کہ کیا وجہ ہے- کہ مہمان حضرت اقدس مسیح موعود کے پاس آتے تھے- کیوں محمد حسین بٹالوی اور ثناء اللہ یا ابراہیم کے پاس نہیں جاتے تھے- کیا وہ روٹی نہیں دے سکتے تھے- میرے نزدیک شاید دنیا میں کوئی ایسا شخص نہ ہو گا کہ جب اس کے گھر میں مہمان آئے- اور وہ شام کے وقت اس کو روٹی نہ دے- اور اس کو گھر سے نکال دے پس یہ خدا کا فضل ہے کہ کسی کے گھر مہمان آئے- مہمان چٹی نہیں بلکہ احسان الٰہی ہوتا ہے- خدا تعالیٰ جب کسی پر فضل کرتا ہے تو اس کے گھر مہمان لاتا ہے- کیونکہ گویا لوگوں نے محسوس کر لیا ہے- کہ وہ اس قابل ہے کہ اس کے پاس جائیں- اور اس سے کچھ حاصل کریں- اور وہ زمین پر خدا کی ربوبیت کا مظہر ہوتا ہے- ڈاکوؤں اور چوروں کے پاس شریف لوگ مہمان نہیں جایا کرتے- حالانکہ اگر کوئی ڈاکو کے پاس جائے- تو وہ بھی روٹی دے گا- پس سوال روٹی دینے کا نہیں- بلکہ یہ ہے کہ کوئی اس کے پاس سے کھا بھی سکتا ہے کہ نہیں- پس مہمانوں کو کسی کے گھر لانا خدا کا فضل ہے اس لئے اس کی قدر کرنی چاہئے- اس کو ضائع نہیں کرنا چاہئے-

(خطبات محمود جلد 7 ص 184-183)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ	قیمت 2-50 روپے

مرتبہ عبدالسمیع خان

نمبر 16

ہمارا چاند قرآں ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بصرہ العزیز کی ترجمۃ القرآن کلاس

کلاس نمبر 5 حصہ نمبر 3
ریکارڈنگ 5-اگست 94ء

شجرہ ممنوعہ

البقرہ آیت 36- شجرہ ممنوعہ سے کیا مراد ہے اس کو قرآن کریم نے دوسری جگہ کھول دیا ہے مختصراً میں آپ کو یاد دلا دیتا ہوں کہ پاک کلمے اور خبیث کلمے کی مثال دو درختوں سے دی ہے۔ پاک کلمے سے مراد وہ پاکیزہ درخت ہے جس کی جڑیں زمین میں لیکن شاخیں آسمان میں بلند ہوں اللہ کے تعلق سے اور ہر حال میں اللہ کے اذن سے وہ پھل لاتی ہیں۔ شجرہ خبیثہ وہ درخت ہے جو نافرمانی کے نتیجہ میں پیدا ہوتا ہے اور خبیثہ لفظ سے یاد کیا گیا جس کی کوئی بنیاد نہ ہو کوئی جڑ نہ ہو۔ بنیاد زمین میں ہونے سے مراد ایسے لوگ ہیں جو کتاب سے تعلق رکھتے ہیں جن کی جڑیں زمین میں پیوستہ ہوتی ہیں اور مجبور ہوتی ہیں ایک خاص ماحول کے تابع ہونے پر۔ جو زمین سے اٹھا ہوا آزاد درخت ہے جہاں مرضی پھریں جس کی جڑیں اکھڑ جائیں اس سے مراد وہ قوم ہے جس کا تعلق کسی کتاب سے نہ ہو وہ مادر پدر آزاد ہو جاتی ہے اور اس کے دو نتیجے ظاہر ہوتے ہیں ایک تو یہ کہ ایسے پودے جن کی جڑیں اکھڑ جائیں اس کی شاخیں آسمان سے باتیں نہیں کیا کرتیں بلکہ زمین میں خشک ہو کر بے پھل اور بے ثمر ادھر ادھر ہواؤں کے ساتھ دوڑی پھرتی ہیں اور دوسرے یہ کہ ان کا کسی جگہ قرار نہیں ہوتا آج یہ مسلک اختیار کر لیا کل وہ مسلک اختیار کر لیا پرسوں ایک اور مسلک اختیار کر لیا جس کی کوئی بنیاد ہی نہیں ہوتی اپنی جگہ بدلتے رہتے ہیں بھٹکتے رہتے ہیں جگہ جگہ۔ تو یہ وہ شجرہ تھا شریعت کا جس کی شجرہ طیبہ سے مثال دی گئی ہے اور شریعت سے الگ ہونے کو شجرہ خبیثہ سے مثال دی گئی ہے فرمایا شریعت کی حدود میں رہنا اور نافرمانی کر کے شجرہ خبیثہ کا پھل نہ کھا بیٹھنا۔ وہ نافرمانی کیا تھی کس طرح ہوئی ہمیں علم نہیں اللہ تعالیٰ نے اس کی تفصیل بیان نہیں فرمائی اس لئے جہاں اللہ تعالیٰ نے کسی پر پردہ ڈالا ہے ٹوہ لگا کر اپنی طرف سے باتیں نکال کر یہ منسوب کر دینا کہ آدمؑ نے یہ کیا وہ کیا یہ بالکل غیر متعلق باتیں ہیں یہاں قدم رک جانے چاہئیں یہاں کھڑے ہو کر صرف استغفار کا موقعہ ہے۔

شریعت کا امن

البقرہ آیت 37- اس آیت نے مزید ثابت کر دیا کہ صرف آدم اور حوا کی بات نہیں اور بھی بہت سے لوگ تھے۔ کیونکہ تثنیہ کا ذکر کرتے کرتے خدا نے جمع کا لفظ استعمال فرمادیا۔ اھبطوا اس حالت میں وہاں سے نکل جاؤ اب تم میں سے بعض بعض کے دشمن ہوں گے اس لئے پوری قوم تھی محض آدمؑ اور حوا نہیں تھے حضرت آدم اور حوا تو ان کے سردار تھے اس لئے ان کی ایک مثال بیان کی کہ جب سردار پھسل جائیں تو قوم بھی پھسلا کرتی ہے اور سردار تو توبہ کر کے واپس بھی آجاتے ہیں اگر نیک لوگ ہوں قوم واپس ہی نہیں آتی مستقل جنت سے نکالی جاتی ہے اس پہلو سے بڑی ذمہ داری عائد ہوتی ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ان دونوں کو کہا نکلو تو ساری قوم کے لئے حکم تھا۔ معلوم ہوتا ہے ان کا جرم زیادہ تھا کیونکہ ان کے متعلق خدا نے نہیں فرمایا کہ انہوں نے بعد میں توبہ کی اور بعض نے ان میں سے توبہ کا طریق سیکھا اور پھر خدا نے ان کو معاف فرما دیا صرف آدم اور حوا کے متعلق ہے بلکہ خصوصیت سے آدم کے متعلق ہے کہ اس نے خدا سے توبہ کا طریق سیکھا توبہ کی اور اللہ نے اسے معاف فرمادیا لیکن باقیوں کا ذکر نہیں کیا اس کا مطلب یہ ہے کہ جب ایک دفعہ شریعت کا امن اٹھ جائے تو لمبے عرصے تک انسانیت جگہ جگہ بھٹکتی پھرتی ہے اور اکھڑے ہوئے پودے کی مثال بن جاتی ہے کوئی پھل نہیں لگتا اور ہر جگہ سرگرداں پھرتی رہتی ہے.....

نبی کی ذمہ داری

البقرہ آیت 39- ہم نے ان سے کہا کہ تم سارے کے سارے اب نکل جاؤ یہاں سے۔ اس حالت میں اب وہ رہ نہیں سکتے اور آدم کے لئے لازم تھا کہ وہ قوم کے ساتھ رہتا اس لئے باقیوں کو جو سزا ملی ہے اس سزا میں نبی بھی بیچارہ شامل ہو جاتا ہے اس لئے نہیں کہ وہ خود بھی سزا کا حق دار تھا اس کی مثال حضرت موسیٰؑ کے واقعہ میں کھل گئی ہے نافرمانی قوم نے کی حضرت موسیٰؑ اور حضرت ہارونؑ تو فرمانبردار ہی رہے دونوں شہر میں داخل ہونے کے لئے تیار بیٹھے تھے اور قوم نے کہا اچھا تم دونوں جاؤ لیکن قوم کو سزا جو ملی ہے تو حضرت موسیٰؑ کو بھی ساتھ صحرا نوردی کرنی پڑی تو یہ مضمون ہے جب معافی دے چکا اللہ تو اھبطوا میں آدم کا شامل ہونا سزا کے طور پر نہیں بلکہ نبوت کی ذمہ داری ادا کرنے کی خاطر ہے۔

احمدیہ ٹیلی ویژن کے پروگرام

(پاکستانی وقت کے مطابق)

جمعہ 23-اپریل 1999ء

12-50 a.m.	خطاب حضور کوپن ہیگن یونیورسٹی 19-9-89
1-30 a.m.	کوئز- تاریخ احمدیت-
2-05 a.m.	ہومیوپیتھی کلاس-
3-10 a.m.	عربی زبان سیکھئے-
3-25 a.m.	سجرے پھل از پاکستان-
4-05 a.m.	تلاوت- درس حدیث- خبریں-
4-50 a.m.	چلڈرنز کارنر- تلفظ قرآن-
5-10 a.m.	لقاء مع العرب
6-30 a.m.	فرام دی آرکائیوز- مجلس سوال وجواب 85-12-13
7-30 a.m.	اردو کلاس-
8-35 a.m.	عربی زبان سیکھئے-
8-50 a.m.	ہومیوپیتھی کلاس-
10-05 a.m.	تلاوت- درس الحدیث- خبریں-
10-50 a.m.	چلڈرنز کارنر- تلفظ قرآن-
11-20 a.m.	سرائیکی پروگرام- ترجمۃ القرآن 94-9-21
12-20 p.m.	لقاء مع العرب-
1-40 p.m.	اردو کلاس-
2-45 p.m.	انڈونیشین سروس-
3-15 p.m.	بنگالی سروس-
4-05 p.m.	تلاوت- درس ملفوظات- خبریں-
4-50 p.m.	درود شریف-
5-00 p.m.	خطبہ جمعہ لائیو-
6-00 p.m.	ڈاکومنٹری- صنعتی نمائش-
6-20 p.m.	فرانسیسی بولنے والے احباب کے ساتھ ملاقات-
7-20 p.m.	خطبہ جمعہ-99-4-23
8-20 p.m.	چلڈرنز کارنر- آیئے نماز سیکھیں-
9-00 p.m.	جرمن سروس-
10-05 p.m.	تلاوت- درس الحدیث-
10-35 p.m.	اردو کلاس
11-40 p.m.	لقاء مع العرب-

ہفتہ 24-اپریل 1999ء

12-45 a.m.	احمدیہ ٹیلی ویژن بیلجیئم- چلڈرنز کلاس-
1-20 a.m.	طبی معاملات- الفضل فورم-
1-50 a.m.	خطبہ جمعہ 99-4-23
2-55 a.m.	فرانسیسی بولنے والے احباب کے ساتھ ملاقات-
4-05 a.m.	تلاوت- درس الحدیث- - خبریں-
4-30 a.m.	چلڈرنز کارنر- آیئے نماز سیکھیں-
5-05 a.m.	لقاء مع العرب
6-20 a.m.	خطبہ جمعہ 99-4-23
7-20 a.m.	اردو کلاس-
8-25 a.m.	کمپیوٹر سب کے لئے-
8-55 a.m.	فرانسیسی بولنے والے احباب کے ساتھ ملاقات-
10-05 a.m.	تلاوت- درس الحدیث- خبریں-
10-50 a.m.	چلڈرنز کارنر- آیئے نماز سیکھیں-
11-30 a.m.	احمدیہ ٹیلی ویژن ماریشس- چلڈرنز کلاس-
12-15 p.m.	طبی معاملات- الفضل فورم-
12-45 p.m.	لقاء مع العرب-
1-55 p.m.	اردو کلاس-
3-00 p.m.	انڈونیشین سروس- چلڈرنز کارنر-
4-05 p.m.	تلاوت- خبریں-
4-35 p.m.	ڈینش زبان سیکھئے-
5-05 p.m.	انٹرویو ثاقب زیروی صاحب-
6-00 p.m.	ڈاکومنٹری- ٹرپ بہاولپور چڑیا گھر-
6-25 p.m.	بنگالی سروس-
7-30 p.m.	چلڈرنز کلاس-99-4-24
8-35 p.m.	چلڈرنز کارنر- کوئز قرآن کریم-
8-50 p.m.	حکایات شیریں-
8-55 p.m.	جرمن سروس-
10-05 p.m.	تلاوت-
10-10 p.m.	اردو کلاس
11-25 p.m.	لقاء مع العرب-

اتوار 25-اپریل 1999ء

12-25 a.m.	التفسیر الکبیر
12-55 a.m.	مجلس سوال و جواب از لنڈن- 15-3-98
2-25 a.m.	چلڈرنز کلاس- (نئی)
3-35 a.m.	ڈینش زبان سیکھئے-
4-05 a.m.	تلاوت- سیرت النبی ﷺ - خبریں-
5-10 a.m.	لقاء مع العرب
6-10 a.m.	انٹرویو ثاقب زیروی صاحب-
7-10 a.m.	اردو کلاس-
8-15 a.m.	حکایات شیریں-
8-25 a.m.	ڈینش زبان سیکھئے-
8-55 a.m.	چلڈرنز کلاس (نئی)
10-05 a.m.	تلاوت- سیرت النبی ﷺ - خبریں-
10-55 a.m.	چلڈرنز کارنر- قرآن کوئز-
11-15 a.m.	مجلس سوال و جواب- 15-3-98
12-45 p.m.	لقاء مع العرب-
1-50 p.m.	اردو کلاس-
2-55 p.m.	انڈونیشین سروس-
4-05 p.m.	تلاوت- خبریں-
4-40 p.m.	چینی زبان سیکھئے-
5-10 p.m.	خطبہ جمعہ-99-4-23-
6-15 p.m.	بنگالی سروس-
7-15 p.m.	انگریزی بولنے والے احباب کے ساتھ ملاقات-
8-30 p.m.	چلڈرنز کارنر- واقفین نو پروگرام- جلسہ سیرت النبی ﷺ

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انتصار احمد نذر صاحب

اللہ اور اس کے فرشتے اس نبی پر درود بھیجتے ہیں

درود شریف کی برکات اور تاثیرات

حضرت مسیح موعود کی عشق سے معمور تحریرات کی روشنی میں

حضرت مسیح موعود کو آنحضرت سے اس درجہ محبت تھی کہ آپ کی زندگی کا کوئی لمحہ بھی آنحضرتؐ پر درود بھیجنے سے خالی نہ تھا اپنے منظوم عربی کلام میں آپ فرماتے ہیں۔

من ذکرو جھک یا حدیقۃ بھجتی
لم اخل فی لحظ ولا فی ان

یعنی اے میری خوشیوں کے باغ میں تیرے ذکر سے کسی لمحہ خالی نہیں رہتا اور حقیقت یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود کو سب مراتب اور برکات آنحضرتؐ کی سچی پیروی محبت اور آپ پر کثرت سے درود بھیجنے کی وجہ سے حاصل ہوئیں فرماتے ہیں:۔

"یہ سب مراتب اور تفضلات اور عنایات اسی کے طفیل سے ہیں اور اسی سے محبت کرنے کا یہ صلہ ہے۔"

(براہین احمدیہ روحانی خزائن جلد ۱ ص 597)

بیعت کی ایک شرط درود شریف کا التزام

حضرت مسیح موعود نے جہاں اپنی جماعت کو کثرت سے درود شریف پڑھنے کی نصائح فرمائیں وہاں اسے شرائط بیعت میں بھی شامل فرمایا۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود نے جو دس شرائط بیعت تحریر فرمائیں ان میں سے تیسری شرط یہ ہے کہ ہر روز آنحضرت ﷺ پر کثرت سے درود شریف بھیجیں۔ الفاظ یہ ہیں۔

"سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقتہ نماز موافق حکم خدا اور رسولؐ کے ادا کرتا رہے گا۔ حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم ﷺ پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کرے گا۔ اور دلی محبت سے خدا تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنالے گا۔"

(اشتہار 12 جنوری 1889ء)

درود شریف پڑھنے کا صحیح طریق

آپ نے اپنی جماعت کو درود شریف کی اہمیت اور برکات سے آگاہ فرمایا اور یہ بتایا کہ درود شریف صرف رسم کے طور پر نہ پڑھا جائے بلکہ دلی محبت اور جوش سے درود پڑھا جائے۔ حضرت مسیح موعود نے اپنے ایک رفیق کے نام مکتوب میں تحریر فرمایا:۔

"آپ اتباع طریقہ مسنونہ میں یہ لحاظ بدرجہ غایت رکھیں کہ ہر ایک عمل، رسم اور عادت کی آلودگی سے پاک ہو جائے۔ اور دلی محبت کے پاک فوارہ سے جوش مارے۔ مثلاً درود شریف اس طور پر نہ پڑھیں کہ جیسا عام لوگ طوطے کی طرح پڑھتے ہیں۔ نہ ان کو جناب حضرت رسول اللہ ﷺ سے کچھ کامل خلوص ہوتا ہے اور نہ وہ حضور تام سے اپنے رسولؐ مقبول کے لئے برکات الٰہی مانگتے ہیں۔ بلکہ درود شریف سے پہلے اپنا یہ مذہب قائم کر لینا چاہئے۔ کہ رابطہ محبت آنحضرت ﷺ اس درجہ تک پہنچ گیا ہے۔ کہ ہرگز اپنا دل تجویز نہ کر سکے۔ کہ ابتدائے زمانہ سے انتہا تک کوئی ایسا فرد بشر گزرا ہے جو اس مرتبہ محبت سے زیادہ محبت رکھتا تھا۔ یا کوئی ایسا فرد آنے والا ہے۔ جو اس سے ترقی کرے گا.....

تو درود شریف... اس غرض سے پڑھنا چاہئے۔ کہ تا خداوند کریم اپنی کامل برکات اپنے نبی کریمؐ پر نازل کرے اور اس کو تمام عالم کے لئے سرچشمہ برکتوں کا بنادے۔ اور اس کی بزرگی اور اس کی شان و شوکت اس عالم اور اس عالم میں ظاہر کرے۔ یہ دعا حضور تام سے ہونی چاہئے۔ جیسے کوئی اپنی مصیبت کے وقت حضور تام سے دعا کرتا ہے۔ بلکہ اس سے بھی زیادہ تضرع اور التجاء کی جائے۔ اور کچھ اپنا حصہ نہیں رکھنا چاہئے۔ کہ اس سے مجھ کو یہ ثواب ہو گا۔ یا یہ درجہ ملے گا۔ بلکہ خالص یہی مقصود چاہئے۔ کہ برکات کاملہ الٰہیہ حضرت رسول مقبول ﷺ پر نازل ہوں۔ اور اس کا جلال دنیا اور آخرت میں چمکے۔ اور اسی مطلب پر انعقاد ہمت ہونا چاہئے۔ اور دن رات دوام توجہ چاہئے۔ یہاں تک کہ کوئی مراد اپنے دل میں اس سے زیادہ نہ ہو۔

پس جب اس طور پر یہ درود شریف پڑھا گیا۔ تو وہ رسم اور عادت سے باہر ہے۔ اور بلاشبہ اس کے عجیب انوار صادر ہوں گے۔

اور حضور تام کی ایک یہ بھی نشانی ہے۔ کہ اکثر اوقات گریہ وبکا ساتھ شامل ہو اور یہاں تک یہ توجہ رگ اور ریشہ میں تاثیر کرے کہ خواب اور بیداری یکساں ہو جائے۔"

(مکتوبات احمدیہ جلد اول ص 12، 13)

نور کے منبع کی فیض رسانی

آنحضرت ﷺ نور کا منبع ہیں اور آپ ہی سے اللہ تعالیٰ کے فیوض بقدر حصہ رسدی ہر حقدار کو پہنچ رہے ہیں درود شریف سے رسول اللہ کے عرش کو حرکت دی جاتی ہے تاکہ اس منبع فیض سے فیض رسانی ہو۔

حضرت مولانا عبدالکریم صاحب سیالکوٹی تحریر کرتے ہیں۔

"ایک بار میں نے خود حضرت امام (۔) سے سنا۔ آپ فرماتے تھے۔ کہ درود شریف کے طفیل اور اس کی کثرت سے یہ درجے خدا نے مجھے عطا کئے ہیں۔ اور فرمایا کہ میں دیکھتا ہوں کہ "اللہ تعالیٰ کے فیوض عجیب نوری شکل میں آنحضرت ﷺ کی طرف جاتے ہیں۔ اور پھر وہاں جا کر آنحضرت ﷺ کے سینہ میں جذب ہو جاتے ہیں۔ اور وہاں سے نکل کر ان کی لاانتہا نالیاں ہوتی ہیں۔ اور بقدر حصہ رسدی ہر حقدار کو پہنچتی ہیں۔ یقیناً کوئی فیض بدوں وساطت آنحضرت ﷺ دوسروں تک پہنچ ہی نہیں سکتا۔

اور فرمایا۔ درود شریف کیا ہے؟ رسول اللہ ﷺ کے اس عرش کو حرکت دینا ہے۔ جس سے یہ نور کی نالیاں نکلتی ہیں۔ جو اللہ تعالیٰ کا فیض اور فضل حاصل کرنا چاہتا ہے۔ اس کو لازم ہے کہ وہ کثرت سے درود شریف پڑھے۔ تاکہ اس فیض میں حرکت پیدا ہو۔" (اخبار الحکم 28 فروری 1903ء)

درود شریف قبض روحانی کا علاج ہے

"انسان پر قبض اور بسط کی حالت آتی ہے۔ بسط کی حالت میں ذوق اور شوق بڑھ جاتا ہے اور قلب میں ایک انشراح پیدا ہوتا ہے۔ خدا تعالیٰ کی طرف توجہ بڑھتی ہے۔ نمازوں میں لذت اور سرور پیدا ہوتا ہے۔ لیکن بعض وقت ایسی حالت بھی پیدا ہو جاتی ہے کہ وہ ذوق اور شوق جاتا رہتا ہے اور دل میں ایک تنگی کی سی حالت ہو جاتی ہے۔ جب یہ صورت ہو تو اس کا علاج یہ ہے۔ کہ کثرت کے ساتھ استغفار کرے۔ اور پھر درود شریف بہت پڑھے۔ نماز بھی بار بار پڑھیں۔ قبض کے دور ہونے کا یہی علاج ہے"

(ملفوظات جلد 3 ص 7)

رضا کی راہوں کا حصول

حضرت مسیح موعود نے اپنے ماننے والوں کو وہ باتیں بتائیں جن سے خدا کی رضا کی راہیں آسان ہو جاتی ہیں ایک ان میں سے درود شریف ہے۔

حضرت منشی ظفر احمد صاحب کے نام اپنے مکتوب گرامی میں حضرت مسیح موعود نے تحریر فرمایا۔

"عنایت نامہ آپ کا پہنچا۔ حرف حرف اس کا پڑھا گیا اور آپ کے لئے دعا کی گئی... غور سے ترجمہ قرآن شریف دیکھا کرو.... جناب رسول اللہ ﷺ کی زیارت کے لئے مناسبت و پیروی و محبت اور پھر کثرت درود شریف شرط ہے۔ یہ باتیں بالعرض حاصل ہو جاتی ہیں۔ خدا تعالیٰ کے راضی ہونے کے بعد بآسانی یہ امور طے ہو جاتے ہیں۔ والسلام خاکسار غلام احمد از قادیان ضلع گورداسپور ۱۱ مئی 1889ء

(اخبار بدر 3 جون 1909ء)

صبر و استقامت کا حصول

حضرت مسیح موعود کو آپ کے رفقاء اپنی پریشانیوں اور مصائب پر مطلع کرتے تو آپ انہیں صبر کی تلقین فرماتے اور کثرت سے درود شریف پڑھنے کی ہدایت فرماتے کہ اس سے صبر واستقامت حاصل ہوگی اور خدا سے تعلق بڑھے گا۔

حضرت حاجی سیٹھ عبدالرحمان صاحب کی بعض پریشانیوں پر حضرت مسیح موعود نے صبر اور تسلی کا جو خط لکھا اس میں آپ نے تحریر فرمایا:۔

"اور میری نصیحت یہی ہے کہ آپ نہ گھبرائیں اور نہ مضطر ہوں۔ اور رحیم و کریم پر پورا یقین رکھیں۔ کہ اس کی ذات عجیب در عجیب قدرتیں رکھتی ہے۔ جن کو صبر کرنے والے آخر کار دیکھ لیتے ہیں۔ اور بے صبر شامت بے صبری سے محروم رہ جاتے ہیں۔ بلکہ ان کا ایمان بھی معرض خطر میں ہی ہوتا ہے۔ خدا تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔ آمین ثم آمین۔ میرے نزدیک بہتر خیال ہے کہ ان دنوں میں آپ استغفار اور درود شریف کا التزام بہت رکھیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جلد تر کامیاب کرے۔ آمین ثم آمین۔

اسی طرح حضرت قاضی ضیاء الدین صاحب کو بھی حضرت مسیح موعود نے یہی نصیحت فرمائی کہ۔

آپ صبر کریں جیسا کہ خدا تعالیٰ کے صابر بندے صبر کرتے رہے ہیں۔ خدا تعالیٰ ان غموں سے اور ان پریشانیوں سے نجات دے گا۔ اور درود شریف بہت پڑھیں۔ تا اس کے برکات آپ پر نازل ہوں.... اللہ تعالیٰ پر بھروسہ رکھیں اور اگر طبیعت پریشان ہے تو چندہ ماہ کے لئے میرے پاس آ جائیں۔ زیادہ خیریت ہے۔ والسلام

(منقول از تشحیذ الاذہان جلد ۹ نمبر 4 بحوالہ درود شریف ص 131)

نور کی مشکیں

"ایک رات اس عاجز نے اس کثرت سے درود شریف پڑھا کہ دل وجان اس سے معطر ہو گیا اسی رات خواب میں دیکھا کہ آب زلال کی شکل پر نور کی مشکیں اس عاجز کے مکان میں لئے آتے ہیں۔ اور ایک نے ان میں سے کہا کہ یہ وہی برکات ہیں جو تو نے محمد کی طرف بھیجی تھی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

(براہین احمدیہ روحانی خزائن جلد ۱ ص ۵۹۸

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احسان کا بدلہ احسان

حضرت مسیح موعود نے اپنی ایک عربی تصنیف اعجاز المسیح میں فرمایا۔

ترجمہ "(اے لوگو) اس محسن نبی پر درود بھیجو۔ جو خداوند رحمان و منان کی صفات کا مظہر ہے۔ کیونکہ احسان کا بدلہ احسان ہی ہے۔ اور جس دل میں آپ کے احسانات کا احساس نہیں۔ اس میں یا تو ایمان ہے ہی نہیں اور یا پھر وہ اپنے ایمان کو تباہ کرنے کے درپے ہے۔ اے اللہ اس امی رسولؐ اور نبیؐ پر درود بھیج جس نے آخرین کو بھی پانی سے سیر کیا ہے جس طرح اس نے اولین کو سیر کیا۔ اور انہیں اپنے رنگ میں رنگین کیا تھا۔ اور انہیں پاک لوگوں میں داخل کیا تھا"

(اعجاز المسیح روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 5'6)

درود شریف میں تمام دعائیں آجاتی ہیں

درود شریف تمام دعاؤں کا منبع ہے اور قبولیت دعا کا ایک گر ہے اس کے ذریعے سے انسان کی دوسری دعائیں بھی قبولیت کا درجہ پالیتی ہیں چنانچہ اس بارہ میں حضرت مفتی محمد صادق صاحب کی روایت ہے کہ

میں لاہور کے دفتر اکاؤنٹنٹ جنرل میں ملازم تھا 1898ء کا یا اس کے قریب کا واقعہ ہے۔ کہ میں درود شریف کثرت سے پڑھتا تھا۔ اور اس میں بہت لذت اور سرور حاصل کرتا تھا۔ انہی ایام میں میں نے ایک حدیث میں پڑھا۔ کہ ایک صحابی نے رسول کریم ﷺ کے حضور میں عرض کیا کہ میری ساری دعائیں درود شریف ہی ہوا کریں گی۔ یہ حدیث پڑھ کر مجھے بھی پر زور خواہش پیدا ہوئی کہ میں بھی ایسا ہی کروں۔ چنانچہ ایک روز جب کہ میں قادیان آیا ہوا تھا۔ اور بیت مبارک میں حضرت مسیح موعود کی خدمت میں حاضر تھا۔ میں نے عرض کیا کہ میری یہ خواہش ہے کہ میں اپنی تمام خواہشوں اور مرادوں کی بجائے اللہ تعالیٰ سے درود شریف ہی کی دعا مانگا کروں۔ حضور نے اس پر پسندیدگی کا اظہار فرمایا اور تمام حاضرین سمیت ہاتھ اٹھا کر اسی وقت میرے لئے دعا کی۔ تب سے میرا اس پر عمل ہے کہ اپنی تمام خواہشوں کو درود شریف کی دعا میں شامل کر کے اللہ تعالیٰ سے مانگتا ہوں۔ اور یہ قبولیت دعا کا ایک بہت بڑا ذریعہ میرے تجربہ میں آیا ہے۔ (درود شریف مولفہ حضرت مولوی محمد اسماعیل صاحب حلالپوری ص 138)

صدقات کی کمی کی تلافی

حضرت مفتی محمد صادق صاحب کے نام اپنے مکتوب گرامی میں حضرت مسیح موعود نے تحریر فرمایا کہ

"میں نے آپ کا خط پڑھا۔ میں انشاء اللہ الکریم آپ کے لئے دعا کروں گا۔ تا یہ حالت بدل جائے۔ اور انشاء اللہ دعا قبول ہوگی۔ مگر میں آپ کو ابھی صلاح نہیں دیتا۔ کہ اس تنخواہ پر آپ دس روپیہ ماہوار بھیجا کریں۔ کیونکہ تنخواہ قلیل ہے۔ اور اہل وعیال کا حق ہے بلکہ میں آپ کو تاکیدی طور پر اور حکماً لکھتا ہوں۔ کہ آپ اس وقت تک کہ خدا تعالیٰ کوئی با گنجائش اور کافی ترقی بخشے۔ یہی تین روپے بھیج دیا کریں۔ اگر میرا کانشنس اس کے خلاف کہتا تو میں ایسا ہی لکھتا مگر میرا نور قلب یہی مجھے اجازت دیتا ہے۔ کہ آپ اس مقررہ چندہ پر قائم رہیں۔ ہاں بجائے زیادت کے درود شریف پڑھا کریں۔ کہ وہی ہدیہ ہے جو آنحضرت ﷺ کے پاس پہنچتا ہے۔ ممکن ہے کہ اس ہدیہ کے ارسال میں آپ سے سستی ہوئی ہو۔" (درود شریف ص 139)

ملائکہ آنحضرت کو درود شریف پہنچاتے ہیں

"سوال السلام علیکم یا اھل القبور جو کہا جاتا ہے کیا مردے سنتے ہیں؟

جواب دیکھو وہ سلام کا جواب وعلیکم السلام تو نہیں دیتے۔ خدا تعالیٰ وہ سلام ان کو پہنچا دیتا ہے۔ اب ہم جو آواز سنتے ہیں۔ اس میں ہوا ایک واسطہ ہے لیکن یہ واسطہ مردہ اور تمہارے درمیان نہیں۔ لیکن السلام علیکم میں خدا تعالیٰ ملائکہ کو واسطہ بنا دیتا ہے۔ اسی طرح درود شریف ہے۔ کہ ملائکہ آنحضرت ﷺ کو پہنچا دیتے ہیں۔" (اخبار البدر 16 مارچ 1904ء)

برکتوں کا حصول

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

"اگرچہ آنحضرت ﷺ کو کسی دوسرے کی دعا کی حاجت نہیں۔ لیکن اس میں ایک نہایت عمیق بھید ہے۔ جو شخص ذاتی محبت سے کسی کے لئے رحمت اور برکت چاہتا ہے وہ بباعث علاقہ ذاتی محبت کے اس شخص کے وجود کی ایک جزو ہو جاتا ہے۔ پس جو فیضان شخص مدعولہ پر ہوتا ہے۔ وہی فیضان اس پر ہو جاتا ہے۔ اور چونکہ آنحضرت ﷺ پر فیضان حضرت احدیت کے بے انتہا ہیں۔ اس لئے درود بھیجنے والوں کو کہ جو ذاتی محبت سے آنحضرت ﷺ کے لئے برکت چاہتے ہیں۔ بے انتہا برکتوں سے بقدر اپنے جوش کے حصہ ملتا ہے۔ مگر بغیر روحانی جوش اور ذاتی محبت کے یہ فیضان بہت ہی کم ظاہر ہوتا ہے۔"

(مکتوبات احمدیہ جلد اول ص 24'25)

بہترین وظیفہ

حضرت مسیح موعود کی بیعت کرنے والے جب آپ سے پوچھتے کہ بہترین وظیفہ کیا ہے تو آپ انہیں نماز سنوار کر پڑھنے استغفار اور درود شریف پڑھنے کی تلقین فرماتے۔

ایک شخص نے بیعت کے بعد حضرت مسیح موعود کی خدمت میں عرض کیا کہ حضور مجھے کوئی وظیفہ بتائیں اس پر حضور نے فرمایا:۔

"نمازوں کو سنوار کر پڑھو کیونکہ ساری مشکلات کی یہی کنجی ہے اور اس میں ساری لذت اور خزانے بھرے ہوئے ہیں صدق دل سے روزے رکھو صدقہ و خیرات کرو درود و استغفار پڑھا کرو۔" (الحکم 28 فروری 1903ء)

درود شریف پڑھنے کا بہترین وقت

اگرچہ درود شریف پڑھنے کے لئے کوئی خاص وقت مقرر نہیں ہر وقت درود پڑھا جا سکتا ہے لیکن حضرت مسیح موعود نے زیادہ تر اپنے رفقاء کو نماز تہجد کے وقت اور نماز عشاء کے بعد درود شریف کثرت سے پڑھنے کی تلقین فرمائی۔ اپنے رفیق حضرت منشی رستم علی صاحب کے نام مکتوب میں حضرت مسیح موعود نے تحریر فرمایا کہ

"بعد نماز عشاء درود شریف بہت پڑھیں اگر تین سو مرتبہ درود شریف کا ورد مقرر رکھیں تو بہتر ہے اور بعد نماز صبح اگر ممکن ہو تو تین سو مرتبہ استغفار کا ورد رکھیں"

(مکتوبات احمدیہ جلد 5 نمبر 3 ص 3)

نماز تہجد کا وقت بھی اللہ تعالیٰ کے فیوض کو جذب کرنے کا بہترین ذریعہ ہے یہ وقت بھی درود شریف کے لئے بہت اہمیت رکھتا ہے خاص طور پر اگر انسان کسی مجبوری کی وجہ سے نماز تہجد ادا کرنے سے قاصر ہو تو درود شریف ہی پڑھ لیا کرے۔ فرمایا

"اگر کوئی شخص بیمار ہو یا کوئی اور ایسی وجہ ہو کہ وہ تہجد کے نوافل ادا نہ کرسکے تو وہ اٹھ کر استغفار، درود شریف اور الحمد شریف ہی پڑھ لیا کرے" (البدر جلد 2 نمبر 43، ص 335)

تعداد کی پابندی ضروری نہیں

حضرت مسیح موعود نے اپنی جماعت کو اگرچہ متفرق تعداد میں درود شریف پڑھنے کی تلقین فرمائی کہیں 100 مرتبہ کہیں 300 مرتبہ کہیں 700 مرتبہ اور کہیں گیارہ سو مرتبہ لیکن یہ بھی فرمایا کہ اس سے اصل مقصد کثرت سے پڑھنا ہے اور اس وقت تک پڑھتے رہنا کہ جب تک سینہ میں انشراح اور ذوق پیدا ہو جائے فرمایا۔

"کسی تعداد کی پابندی ضروری نہیں اخلاص اور محبت اور حضور سے پڑھنا چاہئے اور اس وقت تک ضرور پڑھتے رہیں کہ جب تک ایک حالت رقت اور بے خودی اور تاثر کی پیدا ہو جائے اور سینہ میں انشراح اور ذوق پایا جائے"

(مکتوبات احمدیہ حصہ اول ص 18)

دلبر مرا یہی ہے

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا
نام اس کا ہے محمدؐ دلبر مِرا یہی ہے

سب پاک ہیں پیمبر اِک دوسرے سے بہتر
لیک از خدائے برتر خیرُ الوریٰ یہی ہے

پہلوں سے خُوب تر ہے خُوبی میں اک قمر ہے
اس پر ہر اِک نظر ہے بدرُالدُجےٰ یہی ہے

پہلے تو رہ میں ہارے پار اُس نے ہیں اُتارے
مَیں جاؤں اس کے وارے بس ناخُدا یہی ہے

پردے جو تھے ہٹائے اندر کی رہ دکھائے
دِل یار سے مِلائے وہ آشنا یہی ہے

وہ یارِ لامکانی، وہ دلبرِ نہانی
دیکھا ہے ہم نے اس سے بس رہ نُما یہی ہے

وہ آج شاہِ دیں ہے وہ تاجِ مُرسلیں ہے
وہ طیّب و اَمیں ہے اس کی ثناء یہی ہے

حق سے جو حُکم آئے سب اُس نے کر دکھائے
جو راز تھے بتائے نعم العطاء یہی ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عبدالکریم خالد صاحب

امرؤالقیس- عربی کا باکمال شاعر

امرؤالقیس.چھٹی صدی عیسوی کا شاعر ہے۔ عرب کے دور جاہلیت کی پیداوار ہے۔ منہ میں سونے کا چمچہ لے کر پیدا ہوا تھا۔ باپ حجرالکندی' بنو اسد کا بادشاہ تھا اور اپنے علاقے کے سیاہ و سفید کا مالک تھا۔ امرؤالقیس پیدا ہوا تو عرب کے رسم و رواج کے مطابق جشن طرب کا اہتمام کیا گیا۔ بادہ و ساغر کی فراوانی تو تھی ہی' محفل ناؤ نوش بپا کرنے میں کون سا امر مانع تھا۔ باپ کو ایک اطمینان سا ہو گیا کہ اس کے نام اور سرداری کو بحال رکھنے والا کوئی تو ہو گا۔ چنانچہ اس نے نہایت ناز و نعم اور لاڈ پیار کے ماحول میں اپنے ولی عہد بیٹے کو پروان چڑھایا۔ سلطنت اور امور حکومت کی تربیت بھی ساتھ ساتھ رہی۔ نیزابازی' تیراندازی اور تلوار زنی میں بھی اسے طاق کر دیا لیکن غضب ہوا کہ بادشاہ کے گھر پیدا ہونے والے امرؤالقیس نے اپنے خاندان کی وجاہت' عزت و حشمت اور مرتبے سے کوئی اثر قبول نہ کیا۔ جوان ہوا تو خیالات ہی کچھ اور تھے۔ امور سلطنت میں دلچسپی تو ایک طرف' اسے یہ بھی پسند نہ تھا کہ اس کے رہن سہن اور طور طریق سے کسی طرح کے تفاخر کا احساس ہو۔ دل میں عشق کی چنگاری پھوٹ پڑی' جس نے اس کی دنیا ہی بدل کر رکھ دی۔ ناز و نعم میں پرورش پانے والا اور سرداری کے ماحول میں جوان ہونے والا امرؤالقیس عیش و عشرت اور عشق بازی کے چکر میں کچھ ایسا گم ہوا کہ باپ کو بھی اپنا سنگھاسن ڈولتا ہوا نظر آیا۔

امرؤالقیس نے شراب نوشی کی روایت خوب نبھائی۔ دن بھر آوارہ گردی اور قبیلے کی عورتوں سے دل لگی کرنا اس کا شیوہ بن گیا اور اس پر طرہ یہ کہ اس کے لطیف احساسات اور جذبات کو زبان مل گئی۔ عرب والے اس کے چچا ابن ربیعہ کے توسط سے شعرو شاعری سے آشنا تو ہو ہی چکے تھے۔ امرؤالقیس نے شعر کہنے شروع کئے تو باپ کے ضبط کی انتہا نہ رہی۔ اپنے بیٹے کے عشق کی داستانیں سن سن کر اس کے کان پک چکے تھے۔ اب خود بیٹے کی شاعری نے شراب نوشی اور حسینوں سے عشق بازی کا پول کھول دیا تو اسے بڑا تاؤ آیا اور اس نے امرؤالقیس کو کھڑے کھڑے گھر سے نکال دیا۔

در بدر

امرؤالقیس گھر سے نکلا تو سر چھپانے کے لئے کوئی ٹھکانہ نہ تھا۔ ایک عرصہ تک وہ دربدر کی خاک چھانتا رہا۔ بالآخر اس نے بے فکر اور کھلنڈرے نوجوانوں کے ایک ایسے گروہ سے آشنائی پیدا کر لی جو سبزے اور پانی کی تلاش میں آج یہاں ہیں تو کل وہاں۔ جہاں پانی کے آثار نظر آتے' یہ لوگ وہیں خیمے ڈال لیتے جانور ذبح کرتے' شراب نوشی کرتے اور رقص و سرود کی محفلیں بپا کرتے۔ جب پانی کے چشمے یا تالاب خشک ہو جاتے تو اس مقام کو خیرباد کہہ کر کسی اور جانب نکل کھڑے ہوتے۔ ایک مدت تک امرؤالقیس کا یہی وطیرہ رہا۔ آوارہ گردی اور دشت نوردی نے اس کے اندر چھپے ہوئے ایک حساس دل شاعر کو بیدار کر دیا تھا۔ اب وہ اشعار میں نئے نئے مضامین اختراع کرنے اور اظہار معانی میں ایک نیا ڈھنگ پیدا کرنے لگا تھا۔ شراب نوشی کی محفلوں میں باصرار امرؤالقیس کے اشعار سنے جاتے تھے۔ امرؤالقیس کے شب و روز جیسے تیسے گزر رہے تھے۔ ایک روز بے فکرے نوجوانوں کا طائفہ یمن کے صوبہ حضرموت کے ایک قصبہ دمون' میں اپنے خیمے گاڑے ہوئے تھا۔ شراب نوشی کی محفل زوروں پر تھی۔ جام پر جام لنڈھائے جا رہے تھے کہ اچانک امرؤالقیس کو یہ اطلاع ملی کہ بنی اسد نے بغاوت کر کے اس کے باپ کو قتل کر دیا ہے۔ امرؤالقیس کے ہاتھ میں شراب کا جام تھا۔ وہ کافی دیر تک اس جام کو غور سے دیکھتا رہا پھر یہ اشعار کہے۔ (ترجمہ)

"میرے باپ نے کم سنی میں تو مجھے گھر سے نکال دیا اور جب میں بڑا ہوا تو مجھ پہ اپنے خون کا قرض ڈال دیا۔ آج مجھے ذرا بھی ہوش نہیں لیکن کل یہ نشہ نہیں رہے گا۔ آج شراب کے دور چلیں گے اور کل معاملے کی بات ہو گی۔"

اس کے بعد اس نے یکے بعد دیگرے شراب کے سات جام چڑھائے۔ شام کو جب اسے قدرے ہوش آیا تو دل میں باپ کی محبت جاگ اٹھی اور انتقام کا جذبہ انتہا کو پہنچ گیا۔ اس وقت اس نے قسم کھائی کہ جب تک اپنے باپ کے بدلے میں بنو اسد کے سو آدمی قتل اور سو آدمیوں کے سر مونڈ کر انہیں ذلیل نہ کر لے گا' اس وقت تک نہ گوشت کھائے گا' نہ شراب پیئے گا اور نہ سر میں تیل ڈالے گا۔

انتقام کی آگ

چنانچہ اگلے ہی روز نے اس نے اپنے ننھیالی خاندان بکر اور تغلب کے علاوہ حمیر اور دیگر قبائل کے ڈاکوؤں اور مفت خوروں کی بہت بڑی تعداد اپنے ساتھ ملا کر بنو اسد پر چڑھائی کر دی۔ بنو اسد اچانک حملے کی تاب نہ لا سکے اور بھاگ کھڑے ہوئے۔ امرؤالقیس نے کافی دور تک ان کا پیچھا کیا۔ آخر ایک مقام پر انہیں جا لیا اور ان پر قابو پا کر ان کی بڑی تعداد کو قتل کر ڈالا۔ بنو اسد کا سردار حلمہ بن اسد بھی قتل ہوا۔ امرؤالقیس نے حلمہ کے دو بھائیوں عمرو اور کاہل کو گرفتار کر لیا۔ لیکن اس کے دل میں انتقام کی آگ اس قدر تیز تھی کہ اس نے ان دونوں کے کان اور ناک کاٹ ڈالے ان کی آنکھوں میں گرم لوہے کی سلائیاں پھروا دیں۔ آگ میں تپتی ہوئی زرہیں انہیں پہنائیں اور اس کے بعد انہیں پہاڑ کی چوٹی پر لے جا کر ذبح کر دیا۔ ایک روایت یہ بھی بیان کی جاتی ہے کہ امرؤالقیس نے جب انہیں پہاڑ پر ذبح کیا تو ان کے خون کے ساتھ پانی ملا دیا یہاں تک کہ وہ بہتا ہوا دامن کوہ میں جا پہنچا اور بنی اسد کی ایک شاخ جذام کے علاقے سے چھونے لگا۔ بنی اسد پر فتح یابی کے متعلق امرؤالقیس نے نہایت زور دار اشعار کہے۔

"قبیلہ دودان (بنی اسد) جو لاٹھی کے بندے ہیں کہہ دو کہ تم نے (میرے باپ) بہادر شیر کو قتل کرنے کی جرأت کیسے کی۔

جب تک وہ مجھے اپنے صاحب فضیلت باپ کے بدلے میں گروہ در گروہ کو قتل کرتے ہوئے نہیں دیکھ لیتے (اے ساقی!) تم مجھے شراب نہ پلانا۔

یہاں تک کہ میں مالک کے قبیلے کو قتل کر کے تباہ کر دوں اور قبیلہ کاہل کے شرفاء کو بھی۔

اور غنم بن دودان کے قبیلے کو بھی تباہ کر دوں۔ یوں کہ ہم انہیں پہاڑ کی بلندی سے نیچے پھینک رہے ہوں۔

ہم انہیں تیز تلواروں سے مار رہے ہوں۔ یہاں تک کہ وہ ایک دوسرے کے اوپر رکھ کر بلند کی ہوئی لکڑیاں معلوم ہونے لگیں۔ اس وقت شراب حلال ہو چکی ہو گی اور میں اس کے پینے سے ایک ضروری کام کے باعث غافل رہ چکا ہوں گا۔

لہٰذا میں آج شراب پیوں گا اور نہ تو اللہ کا گناہ کرتے ہوئے اور نہ ہی شراب پینے والوں کے پاس بن بلائے جاؤں گا۔"

امرؤالقیس نے جب بنی اسد کو زیر کر لیا تو انہوں نے اس سے درخواست کی کہ وہ اپنے باپ کے عوض ان میں سے سو معزز آدمی بطور فدیہ قبول کر لے لیکن وہ نہ مانا اور جنگ پر مصر رہا۔ اس پر بنو بکر اور بنو تغلب نے اس کی مدد چھوڑ دی۔ ادھر منذر بن ماء السماء نے اپنی دیرینہ عداوت کی وجہ سے امرؤالقیس کا پیچھا کیا جس سے اس کی حامی جماعتیں منتشر ہو گئیں اور وہ بے یار و مددگار عرب کے مختلف قبائل میں مدد مانگنے کے لئے مارا مارا پھرنے لگا۔ لیکن اسے کہیں بھی پناہ نہ مل سکی۔ بالآخر اس نے سموئل بن عادیا کی پناہ لی اور اس کے پاس اپنی زرہیں امانتاً رکھوائیں سموئل بن عادیا سے اس نے شمر غسانی کے نام ایک سفارشی خط بھی لکھوایا کہ وہ اسے قیصر روم کے دربار تک پہنچنے میں مدد دے۔ جب امرؤالقیس قیصر روم کے پاس پہنچا تو اس نے نہایت گرم جوشی اور احترام سے اسے خوش آمدید کہا۔ قیصر روم کا خیال تھا کہ امرؤالقیس کو اپنا کر وہ عربوں میں اپنی قوت بڑھا لے گا اور ایرانی حکومت کا زور توڑ سکے گا۔ چنانچہ اس نے ایک بہت بڑا لشکر امرؤالقیس کے ساتھ روانہ کر دیا لیکن بعد میں خیال بدل جانے کی وجہ سے قیصر نے اس لشکر کو واپس بلا لیا۔ اسی دوران امرؤالقیس کسی جلدی بیماری میں مبتلا ہو گیا جس کی وجہ سے اس کے بدن میں زخم پڑ گئے اور جسم کا گوشت گلنے سڑنے لگا۔ کہا جاتا ہے کہ جب امرؤالقیس لشکر لے کر چلا گیا تو طماح اسدی نے قیصر سے امرؤالقیس کے خلاف شکایتیں کیں اور قیصر کو اس کے خلاف ورغلایا۔ تاکہ اس طرح وہ امرؤالقیس سے اپنے باپ کا بدلہ لے سکے جسے اس نے بنو اسد سے جنگ میں قتل کر دیا تھا۔ چنانچہ اس پر قیصر نے امرؤالقیس کو ایک زہر آلود قبا بطور خلعت بخشی۔ امرؤالقیس اس وقت انقرہ پہنچ چکا تھا۔ جب اس نے یہ خلعت پہنی تو اس کے جسم پر بڑے بڑے آبلے پڑ گئے اور ان میں پیپ پیدا ہو گئی۔ ان آبلوں کی وجہ سے لوگ اسے "ذوالقروح" بھی کہنے لگے۔ اس بارے میں امرؤالقیس کہتا ہے:۔

"طماح اپنے وطن سے اس لئے آیا کہ اپنی الجھن اور مصیبت مجھ پر ڈال دے اور میں صحت کے بعد خونی زخموں میں مبتلا ہو جاؤں

افسوس' اس نعمت و خوشحالی پر جو مشکلوں اور مصیبتوں میں بدل جائے۔

اگر میری جان صرف اکیلے آدمی ہی کی جان ہوتی تو کوئی مضائقہ نہ تھا لیکن یہ تو ایسی جان ہے جو بہت سی جانیں لے ڈوبے گی۔

جب امرؤالقیس مر رہا تھا تو اس لمحے مدہوشی کے عالم میں اس کی زبان پر یہ کلمات تھے:

"کتنے لبریز پیالے' نیزوں کے تیز سرے اور فصیح و بلیغ خطبے کل انقرہ میں رہ جائیں گے۔"

پھر اس نے جان دے دی۔ وہ 560ء میں جبل عسیب میں دفن ہوا۔

امرؤالقیس کی شاعری

امرؤالقیس بہت عیاش طبع شاعر تھا۔ مزاج عاشقانہ پایا تھا۔ چنانچہ اس کی عشقیہ شاعری بہت مشہور ہوئی۔ عیاشی اور آوارہ گردی کی وجہ سے اسے "ملک الضلیل" کا لقب دیا گیا یعنی "گمراہی کا بادشاہ" ایک بار آنحضرت ﷺ کے سامنے امرؤالقیس کا ذکر کیا گیا تو آپ نے فرمایا:۔

"اس شخص کا دنیا میں تو نام ہو گا۔ مگر آخرت میں بالکل فراموش کر دیا جائے گا۔ یہ قیامت کے روز جب آئے گا تو اس کے ہاتھ میں شعراء کا جھنڈا ہو گا اور یہ ان کی قیادت کرتا ہوا انہیں دوزخ کی طرف لے جائے گا۔"

امرؤالقیس کو امیرالشعراء کا درجہ دیا جاتا ہے کہا جاتا ہے کہ اس نے شاعری کو زمین سے آسمان تک پہنچا دیا اور تمام عربوں پر ہمیشہ کے لئے اپنا سکہ بٹھا دیا۔ عربی قصیدہ کی ترقی امرؤالقیس کی جودت طبع کی ممنون احسان ہے۔ قصائد کے شروع میں ٹیلوں پر کھڑے ہو کر منازل معشوق کی یاد میں رونے کا ذکر اسی کی اختراع ہے۔ اس کی شاعری کا سب سے بہترین حصہ وہ معلقہ ہے جو لوگوں میں ضرب المثل کی طرح مشہور ہو چکا تھا۔ یہ معلقہ اس نے اپنی چچا زاد عنیزہ کے مشہور واقعہ پر لکھا تھا۔

اس واقعے کو امرؤالقیس نے نہایت خوبصورتی کے ساتھ اپنے اشعار میں بیان کیا ہے۔ اس کے اس قصیدے کو فنی اعتبار سے تمام عربی شاعری میں اولیت حاصل ہے۔ قصیدے کے آغاز میں اس نے اپنی محبوبہ کے گھر کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کھنڈرات اور ٹیلوں کا ذکر کیا ہے۔ نہایت خوبصورت انداز میں:

"اے ہم سفرو! ذرا ٹھہرو' کہ خول و حومل کے درمیان سقط اللوٰی میں اپنے محبوب اور اس کے مکان کی یاد میں رو لیں۔"

اسی قصیدے میں وہ اپنی محبوبہ سے شکوہ کرتے ہوئے کہتا ہے:

"اے فاطمہ! ذرا اپنی کج ادائیاں اور ناز و انداز کم کردے اور اگر

تو نے مجھ سے جدا ہونے کا پکا ارادہ کر لیا ہے تو اس کے لئے بھی کوئی خوشگوار اور موزوں طریق اختیار کر۔

تیری اس بے نیازی کی وجہ یہی ہے نا' کہ تجھے اس بات کا گھمنڈ ہے کہ میں تیری محبت کا قتیل ہوں اور میرا دل تیرے اشارے پر ناچتا ہے اور تیری آنکھ کا ہر آنسو اس لئے گرتا ہے کہ وہ (تیری آنکھوں کے) دو تیروں سے میرے دل مقتول کے دس ٹکڑوں کو لوٹ لے۔ اگر یہ واقعہ ہے کہ میرے رویے سے تجھے تکلیف پہنچی ہے تو پھر تو اپنا دل میرے دل میں سے نکالنے کی کوشش کر۔ اس طرح تو مجھ سے جدا ہو جائے گی۔

لوگوں کی شوخیاں اور بچپن کے کھیل سمجھ آ جانے پر چھوٹ جاتے ہیں لیکن عجیب ماجرا یہ ہے کہ میرا دل تیری محبت سے کنارہ کش نہیں ہوتا۔"

امرؤ القیس کی شاعری کا بنظر غائر مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کے عشقیہ قصے اور "خفیہ وارداتیں" اس کی تمام زندگی پر حاوی ہیں لیکن اس کے ساتھ ہی ہمیں یہ بھی تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ وہ منفرد اور جداگانہ انداز فکر کا مالک تھا۔ اس نے جاہلی شاعری کو بہت سی نئی نئی راہیں دکھائیں اور اسے نئے رموز سے آگاہ کیا۔

مسلسل سفروں' خطرات کے مقابلوں اور کوچہ گردی و دشت نوردی نے اس کے ذہن و دماغ کو اس قدر جلا بخشی کہ وہ نئے نئے مضامین و معانی پیدا کرنے اور جدید سے جدید تر اسلوب اختیار کرنے میں انتہائے کمال کو پہنچ گیا۔ آپ کو اس کی شاعری میں اس کی پوری زندگی اور اس کے اخلاق و عادات کی زندہ تصویر نظر آئے گی' مثال کے طور پر اس کے معلقے کا یہ حصہ ملاحظہ فرمایئے:۔

"صبح سویرے' جب پرندے ابھی اپنے گھونسلوں میں ہوتے ہیں۔ میں اپنے قدآور اور مضبوط گھوڑے پر سوار ہو کر' موسم کی پہلی بارش سے اگنے والے اس سبزہ زار کے لئے نکلتا ہوں' جسے طلب کرنے والے ناکام رہتے ہیں۔ اس لئے کہ نیزوں کی نوکوں سے اس کی پوری حفاظت کی جاتی ہے اور یہی وہ علاقہ ہے جس پر پانی سے بھرے ہوئے سیاہ بادل خوب برستے ہیں (اور میں جس گھوڑے پر نکلتا ہوں وہ ایسا ہے) جسے دوڑوں نے چھریرا بنا کر جلا ہے کی کھڈی کی اس لکڑی سے مشابہ کر دیا ہے جس پر وہ کپڑا لپیٹتا ہے۔

میں نے اس گھوڑے سے نیل گایوں کے اس گلے میں دہشت پھیلا دی جن کی کھالیں نرم اور ٹانگیں دھاری دار تھیں۔ صبح سویرے جب وہ گائیں تیزی سے بھاگ رہی تھیں تو ایسا معلوم ہو رہا تھا کہ جھول پہنے ہوئے گھوڑے دوڑ رہے ہیں۔ یہ گائیں دوڑ کر ایک موٹے' لمبے' بڑے سینگوں' لمبی دم اور بیٹھی ناک والے جنگلی بیل کی پناہ میں آ گئیں۔ میں نے تیزی سے تعاقب کیا اور یکے بعد دیگرے ایک نیل گائے اور ایک جنگلی بیل کو مار گرایا۔

سوار ہونے کے بعد گھوڑا دوڑانے میں میں بہت ہوشیاری سے کام لے رہا تھا۔ جب میں اپنے تیز رفتار گھوڑے کو ایڑ لگا رہا تھا تو ایسا نظر آتا تھا کہ میں پہلے ایک پھرتیلے' بازو موڑ کر جھپٹنے والے عقاب پر سوار ہوں جو دوپہر کے وقت النعم مقام کے نر خرگوش پر جھپٹ رہا ہو۔ اور جس کے خوف سے اورال مقام کی لومڑیاں اپنی کھوہ میں گھس گئی ہوں۔ اس عقاب کے گھونسلے کے ارد گرد پرندوں کے تازہ اور خشک بیٹ اس طرح پڑے ہوئے ہیں جیسے عناب اور ردی کھجوریں ہوں۔

اگر میری کوششوں کا منتہا و مقصود صرف معمولی زندگی حاصل کرنا ہوتا تو مجھے تھوڑا سا مال ہی کافی ہو جاتا لیکن میں یہ نہیں چاہتا۔ میں تو دائمی اور پائیدار عزت اور بزرگی کا طلب گار ہوں۔ اور میرے جیسے لوگ اپنے مقصد کو پا لینے میں کامیاب ہو جاتے ہیں۔

جب تک انسان کی جان باقی ہے وہ مصائب سے چھٹکارا حاصل نہیں کر سکتا۔ خواہ وہ انتھک کوشش کرے اور کوئی کسر اٹھا نہ رکھے۔"

اسی طرح امرؤ القیس اپنے ایک قصیدے میں دوستوں کی بے وفائی کا شکوہ کرتے ہوئے کہتا ہے:

"جب میں یہ کہتا ہوں کہ یہ میری مرضی کے مطابق میرا ساتھی ہے اور اس سے میری آنکھوں کو ٹھنڈک نصیب ہوتی ہے تو وہ مجھ سے چھوٹ جاتا ہے اور اس کی جگہ دوسرا آ جاتا ہے۔ میری قسمت میں ایسے ہی دوست ہیں جب بھی میں کسی کو ساتھی بناتا ہوں تو وہ وفا نہیں کرتا اور بدل جاتا ہے۔"

امرؤ القیس نے اپنے مشہور قصیدے میں شب ہجر کا جو وصف بیان کیا ہے اس میں کوئی شاعر بھی اس پر سبقت نہیں لے جا سکا۔ وہ کہتا ہے:

"اور وہ رات سمندر کی موج کی طرح تھی جس نے انواع و اقسام کی پریشانیوں کے ساتھ مجھے آزمانے کے لئے مجھ پر اپنے پردے لٹکا دیئے پھر جب اس رات نے انگڑائی لے کر اپنی پیٹھ کو لمبا کیا اور اپنے پچھلے حصہ کو ساتھ لے کر بمشکل اپنا سینہ اٹھایا تو میں نے اس سے کہا:

اے رات! صبح لے آ' لیکن صبح بھی تو تجھ سے کچھ زیادہ آرام دہ اور اچھی نہیں۔ تو بھی کیا رات ہے جس کے تارے اپنی جگہ ایسے جمے ہوئے ہیں جیسے انہیں کوہ یذبل سے مضبوط رسی کے ساتھ باندھ دیا گیا ہو۔"

اپنے اسی قصیدے میں وہ گھوڑے کا وصف بیان کرتے ہوئے کہتا ہے:

"صبح دم جب پرندے ابھی اپنے گھونسلوں ہی میں ہوتے ہیں' میں اپنے کم بالوں والے مضبوط گھوڑے پر سوار ہو کر نکل جاتا ہوں۔ جو جنگلی جانوروں کو قید کر لیتا ہے۔ یہ گھوڑا نہایت بہادر' جنگلی آداب سے واقف بیک وقت آگے بڑھنے اور پیچھے ہٹنے پر قادر ہے۔

صبار فتاری کا یہ عالم ہے جیسے وہ چٹان ہو جسے سیلاب نے اوپر سے گرا دیا ہو۔ اس کی کمر ہرن کی طرح ہے' پنڈلیاں شتر مرغ کی ٹانگوں سے مشابہ ہیں' بھیڑیئے کی سی دوڑ اور لومڑی کے بچے کی سی چال اسے ملی ہے۔"

امرؤ القیس کی شاعری کے بارے میں مختصر سا تجزیہ یوں کیا جا سکتا ہے کہ اس کے اشعار میں شاہی شوکت و سطوت' فقیرانہ تواضع و مسکنت' قلندرانہ مستی' بپھرتے شیر کی حمیت' آوارگی کی بے حیائی اور ایک زخم خوردہ انسان کے شکوے اور نالے سبھی یکجا ملیں گے۔ ان تمام وجوہ کی بناء پر اسے جاہلی دور کے تمام شعراء کا امام و قائد مانا جاتا ہے۔

☆☆☆☆☆☆

خچر اور گدھے

منو بھائی نے اپنے کالم گریبان میں خچروں اور گدھوں کے بارے میں بعض دلچسپ اور حیران کن اعداد و شمار مہیا کئے ہیں۔ انہوں نے اپنے کالم میں لکھا ہے کہ پچھلے دس سال میں خچروں کی تعداد میں 112 فی صد اضافہ ہوا ہے اور ان کی تعداد دس فی صد سالانہ بڑھوتری کے تحت 1986ء سے 1996ء تک اکاون ہزار نوسو میں سے بڑھ کر ایک لاکھ دس ہزار ہو گئی ہے۔ جبکہ پاکستانی گدھوں کی تعداد دس سال پہلے دو کروڑ تیس لاکھ اٹھاسی ہزار تھی اور اب دس سال کے بعد دو کروڑ اسی لاکھ بیس ہزار تک پہنچ چکی ہے۔ جبکہ بیلوں کی تعداد میں ان دس سالوں میں 30 فی صد کمی آ گئی ہے۔ اور خدشہ ہے کہ پاکستانی بیل اکیسویں صدی نہ دیکھ سکیں گے اور اس طرح پاکستان کی زرعی معیشت گدھوں اور خچروں پر سوار ہو کر اگلی صدی میں داخل ہو گی جبکہ دنیا کے دوسرے ملکوں کے لئے سائنس ٹیکنالوجی کمپیوٹر اور "انفوٹیک" کی صدی ہو گی"

منو بھائی نے یہ باتیں ظفر صدانی کے مضمون سے لی ہیں جو ڈان میں 5۔ اکتوبر کو شائع ہوا۔

ظفر صدانی نے اپنے مضمون میں لکھا ہے کہ ماہرین اس صورت حالات کی مختلف وجوہات بیان کرتے ہیں۔ ان ماہرین کے مطابق چھوٹے فاصلوں کے لئے گدھا سب سے آسان ذریعہ حمل و نقل ہے۔ گدھا ایک سخت جان جانور ہے جو کہ اپنے سائز کے مقابلے میں بہت زیادہ بوجھ اٹھا کر لے جا سکتا ہے۔ وہ نہ صرف دیہاتی علاقوں میں زرعی اجناس لانے لے جانے کے لئے استعمال کئے جاتے ہیں بلکہ اب شہروں میں بھی اس سے بہت سے کام لئے جاتے ہیں۔ گدھا گاڑیوں کی بڑھتی ہوئی تعداد اس کی واضح مثال ہیں۔ جہاں بھی ٹرکوں اور چھوٹی گاڑیوں کا استعمال مشکل ہوتا ہے وہاں گدھا یا گدھا گاڑی اس کا بہترین نعم البدل ثابت ہوتا ہے۔ تنگ اور گنجان آباد علاقوں میں بھی گدھا بہترین ذریعہ حمل و نقل ثابت ہوتا ہے۔

گدھا ایک مظلوم مخلوق ہے جس کی کوئی غور و پرداخت نہیں کی جاتی۔ اکثر سارا دن کام کے بعد اس کو اپنی خوراک خود تلاش کرنی پڑتی ہے۔ چونکہ وہ غریبوں کی سواری ہے اس لئے اسے بھی غربت میں ہی زندگی گذارنی پڑتی ہے۔ اس کی تعداد کا غیر معمولی طور پر بڑھنا اس بات کی علامت ہے کہ ملک میں غربت بڑھ رہی ہے۔ ایسے لوگ جو خود اپنی روزی روٹی کا بندوبست نہیں کر سکتے وہ بیچارے اپنے گدھوں کو کہاں سے چارہ مہیا کریں گے۔ اور چونکہ گدھے اپنے مالکان سے کسی قسم کی سہولت کا تقاضا نہیں کرتے اس لئے ان کی آبادی میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے۔ جہاں دنیا ہر شعبے میں نئے سے نئے ذرائع اور طریقے ڈھونڈ اور پا رہی ہے ہمارے ملک میں صدیوں پرانے طریقوں کی طرف رجعت ایک افسوسناک اور قابل اصلاح امر ہے۔

(روزنامہ جنگ لاہور 10۔ اکتوبر 98ء)

☆☆☆☆☆☆

راڈار

راڈار سائنس کی ایک بے حد مفید اور جدید ایجاد ہے۔ راڈار کا ابتدائی ارتقاء 1930ء میں امریکہ میں ہوا۔ اب یہ ہر ملک میں استعمال ہو رہا ہے۔ پہلے پہل راڈار دشمن کے ہوائی جہازوں کا سراغ لگانے کے لئے بنایا گیا تھا مگر دوسری جنگ عظیم میں یہ بہت مددگار اور مفید ثابت ہوا چنانچہ اب راڈار دوسرے کئی مقاصد کے لئے بھی استعمال ہو رہا ہے۔

راڈار جہازوں کو حفاظت سے اڑنے اور اترنے میں مدد فراہم کرتا ہے اور انہیں دوسرے سے ٹکرانے سے روکتا ہے۔ اس کے علاوہ اب یہ خلاء میں جانے والے سائنسدانوں کی بھی مدد کرتا ہے۔ راڈار دراصل ایک الیکٹرونک نظام ہے۔ یہ ریڈیائی لہروں کو استعمال کرتا ہے۔ ان اشیاء کا سراغ لگانا جو دور تاریکی اور بادل ہونے کی وجہ سے نظر نہیں آتیں مگر راڈار ان چیزوں کی حیثیت اور ان کا فاصلہ بتاتا ہے۔ اگر وہ چیز متحرک ہے تو یہ اس کی رفتار اور رخ بتاتا ہے۔ جب ریڈیائی لہریں اس شئے سے ٹکراتی ہیں۔ مثلاً ہوائی جہاز' بحری جہاز یا ایک پہاڑ سے تو ان کا ایک حصہ واپس وصول کنندہ تک منعکس ہوتا ہے۔ یہ انعکاس ایکو (Reflection of eco) یعنی بازگشت کہلاتا ہے' نشانے تک فاصلہ اس وقت سے معلوم کیا جاتا ہے جو ریڈیائی لہریں ٹرانسمیٹر تک جانے میں اور ریسیور تک واپس آنے میں صرف کرتی ہیں۔

مالک نوکر سے...... کیا تمہیں جانوروں سے پیار ہے۔

نوکر...... جی ہاں کیوں نہیں' مجھے فرائی مرغی سے بہت پیار ہے۔

OOO

اطلاعات واعلانات

درخواست دعا

○ مکرم مرزا نصیر احمد صاحب (چٹھی مسیح) مربی سلسلہ نے مانچسٹر انگلستان سے اطلاع دی ہے کہ گلے کے آپریشن کے بعد ان کی اہلیہ محترمہ کی بحالی صحت کی رفتار بوجہ ذیابیطس سست ہے۔ اب21-اپریل سے ریڈیو تھراپی شروع ہو رہی ہے۔ صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے احباب سے درخواست دعا ہے۔

○ مکرم چوہدری غلام نبی صاحب دارالرحمت شرقی ربوہ بائی پاس اپریشن کی غرض سے راولپنڈی گئے ہوئے ہیں۔ احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے موصوف کو جلد صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔

○ مکرم انعام الحق کوثر صاحب مربی سلسلہ امریکہ کی والدہ محترمہ 26- دسمبر سے برین ہیمبرج سے بے ہوش ہیں ان کے دائیں ہاتھ اور ٹانگ پر فالج بھی گرا ہے صحت پہلے سے بہتر ہے مگر مسلسل بے ہوش ہیں احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ خدا انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

○ مکرم مرزا محمد ارشد صاحب ڈائمنڈ جنرل سٹور گولبازار ربوہ کے والد مکرم مرزا محمد اسماعیل صاحب کئی روز سے بعض عوارض کی وجہ سے بیمار ہیں۔ ہسپتال سے گھر آگئے ہیں۔ کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ عزیزم طارق احمد صاحب دارالفتوح ربوہ بعض پریشانیوں میں مبتلا ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے۔

○ ماسٹر محمد صدیق صاحب دارالعلوم غربی (ب) ربوہ معدہ کی تکلیف کی وجہ سے بیمار ہیں۔

○ رحمت اللہ صاحب والد مطیع اللہ صاحب ڈرائیور دارالرحمت غربی ربوہ بیمار ہیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ جملہ مریضوں کو شفا کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

سانحہ ارتحال

○ مکرم میاں محمد افضل صاحب لاہور سے تحریر فرماتے ہیں۔

میری بھانجی عزیزہ نیلو فر سعید زوجہ عزیزم سعید میر صاحب آف بریڈ فورڈ' دختر سید انور احمد صاحب شریفی 9-اپریل 1999ء بروز جمعۃ المبارک اپنے مولائے حقیقی سے جاملی۔ عزیزہ ایک ہنس مکھ۔ ہر دلعزیز۔ صابر و شاکر' جماعتی کاموں میں بصد شوق حصہ لینے والی خاتون تھیں۔ نہایت صبر اور حوصلہ سے اپنی لمبی بیماری کی تکلیف برداشت کی مگر چہرے پہ مسکراہٹ رہی

اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور پسماندگان (میاں اور دو ننھے منے بچے) کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:۔

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری

مجلس کارپرداز

مسل نمبر32061 میں منصور احمد ولد گلزار احمد قوم اٹھوال پیشہ طالب علمی عمر22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نصرت آباد فارم ضلع میرپور خاص بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 98-11-1 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ-/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد منصور احمد ساکن نصرت آباد فارم ضلع میرپور خاص سندھ گواہ شد نمبر1 عطاء اللہ درویش صدر جماعت نصرت آباد گواہ شد نمبر2 تنویر احمد نصرت آباد فارم ضلع میرپور خاص۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

مسل نمبر32062 میں شازیہ تنویر زوجہ چوہدری تنویر احمد صاحب قوم اٹھوال جٹ پیشہ خانہ داری عمر26 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نصرت آباد فارم ضلع میرپور خاص سندھ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 98-11-1 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1- زیورات طلائی وزنی 180 گرام مالیتی-/90000 روپے۔ 2- حق مہر بذمہ خاوند محترم-/20000 روپے۔ 3- ٹیلی ویژن سیٹ مالیتی -/15000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ-/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ شازیہ تنویر ساکن نصرت آباد فارم P.O فضل بھمبرو ضلع میرپور خاص گواہ شد نمبر1 گلزار احمد نصرت آباد فارم ضلع میرپور خاص گواہ شد نمبر2 چوہدری تنویر احمد خاوند موصیہ۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

مسل نمبر32063 میں مظفر احمد ولد محمد رفیق صاحب قوم گھمن پیشہ طالب علمی عمر19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن فیکٹری ایریا ربوہ حال لطیف آباد حیدر آباد بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 98-11-8 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ-/400 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد مظفر احمد 5/40 فیکٹری ایریا ربوہ حال 96/C لطیف آباد نمبر6 حیدر آباد گواہ شد نمبر1 منصور احمد وصیت نمبر19495 گواہ شد نمبر2 منور احمد باسل جنرل سٹور لطیف آباد حیدر آباد۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

کفالت یتامیٰ

اللہ تعالیٰ کے بے شمار فضلوں کو جذب کرنے کا ایک یقینی ذریعہ

ا۔ جنوری 1991ء میں ہمارے پیارے آقا نے جوبلی منصوبہ کے تحت کفالت یتامیٰ کی ایک نہایت مبارک تحریک جاری فرمائی جس میں مخلصین نے نہایت بشاشت کے ساتھ حصہ لیا اور آج خدا تعالیٰ کے فضل سے 300 گھرانوں کے ایک ہزار سے زائد مستحق یتامیٰ کی بطریق احسن کفالت کی جارہی ہے۔

اس مبارک تحریک میں کوئی بھی دوست حسب حیثیت رقم مقرر کر کے کسی بھی وقت شامل ہو سکتے ہیں۔ اس وقت مستحق یتیم بچوں پر عمر اور تعلیم کی ضروریات کے لحاظ سے چار صد روپے سے ایک ہزار روپے تک ماہوار خرچ کا اندازہ ہے۔ آپ اپنی خواہش اور مالی وسعت کے لحاظ سے جو رقم بھی باقاعدہ مقرر کرنا چاہیں کمیٹی کو اس کی اطلاع کر دیں اور اپنی رقوم "امانت کفالت یکصد یتامیٰ" خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں براہ راست یا مقامی انتظام جماعت کی وساطت سے جمع کرانا شروع کر دیں۔

یاد رہے کہ یتامیٰ کی کفالت کرنے والوں کے لئے بروز قیامت عظیم الشان شفاعت کی خوش خبری دی گئی ہے۔

اب جبکہ اس مبارک تحریک میں آغاز سے حصہ لینے والے مخلصین کے اسماء گرامی مستقل طور پر محفوظ کئے جارہے ہیں سب احباب جماعت کے لئے یہ ایک اچھا موقع ہے کہ۔

(ا) اگر وہ اس تحریک کی ابتداء سے حصہ نہیں لے سکے تھے اور بعد میں کسی وقت اس کی طرف توجہ یا توفیق ہوئی تو ایسے احباب کے لئے اب بھی گنجائش موجود ہے کہ وہ تحریک کے آغاز جنوری 1991ء سے قربانی کرنے والوں میں شامل ہو سکتے ہیں اور جتنا عرصہ جنوری 1991ء سے بنے اس کی ادائیگی یکمشت کر سکتے ہیں تاکہ اس تحریک کے آغاز سے قربانی کرنے والوں کے گروہ میں شامل ہو سکیں۔

(ب) جو دوست ابھی تک اس تحریک میں شمولیت کی سعادت نہیں پا سکے ان سے اولاً گزارش ہے کہ اس نیک اور بابرکت تحریک میں اپنی حیثیت کے مطابق شرکت فرماویں۔ نیز یہ کہ ایسے نئے شامل ہونے والے احباب کے لئے بھی جنوری 1991ء سے اپنی قربانی کا آغاز کرنے کی گنجائش موجود ہے تاکہ وہ بھی ابتداء سے ہی اجر کے مستحق ٹھہریں۔

(ج) نیز احباب کی آگاہی کے لئے یہ بھی اعلان کیا جاتا ہے کہ حضرت صاحب نے ایسے احباب کو بھی ادائیگی کی اجازت عطا فرمائی ہے جو گاہے گاہے کوئی رقم مقرر کئے بغیر کچھ نہ کچھ اس مد "کفالت یکصد یتامیٰ" میں مقامی انتظام جماعت کے ذریعہ حسب منشاء جمع کرانا چاہتے ہیں۔

مستحق یتامیٰ یا ان کے ورثاء توجہ فرماویں

حضرت صاحب کے ارشاد کے ماتحت امانت "کفالت یکصد یتامیٰ" سے ایسے مستحق یتامیٰ کو وظائف دینے کا انتظام ہے جو اپنی پرورش، تعلیم اور مستقبل کی اٹھان کے لئے سلسلہ کی طرف سے مدد لینے کے خواہاں ہوں ایسے بچوں کی والدہ یا ورثاء یتامیٰ کمیٹی کو اطلاع دیں تا ان کے لئے وظائف کا انتظام کیا جا سکے۔

امراء اضلاع و مربیان کرام کی خدمت میں بھی گذارش ہے کہ جماعت میں سے ایسے گھرانوں کی نشان دہی کر کے یتامیٰ کمیٹی کا ہاتھ بٹائیں تا ان کی مدد کا مستقل انتظام کیا جا سکے۔

(سیکرٹری کمیٹی کفالت یکصد یتامیٰ دارالضیافت ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں قومی اخبارات سے

ربوہ: 20- اپریل- گزشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم سے کم درجہ حرارت 25 درجے سنٹی گریڈ زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 39 درجے سنٹی گریڈ
21-اپریل- غروب آفتاب- 6-44
22-اپریل- طلوع فجر- 4-02
22-اپریل- طلوع آفتاب 5-30

عالمی خبریں

ترکی کے الیکشن میں ایجویت کی کامیابی

ترکی کے الیکشن میں اگرچہ کوئی ایک پارٹی قطعی اکثریت حاصل نہیں کر سکی لیکن نگران وزیر اعظم بلند ایجویت کی ایم ایچ پی پارٹی نے سب سے زیادہ ووٹ حاصل کئے ہیں۔ 550- ارکان کے ایوان میں اس پارٹی نے 139 ممبر حاصل کئے ہیں۔ بلند ایجویت کی پارٹی کی کامیابی کو یورپ پر عدم اعتماد کا اظہار سمجھا جا رہا ہے۔ وہ مغربی یورپ کے ممالک کے ناقدوں میں شمار ہوتے ہیں۔ اس الیکشن کی اہم بات یہ ہے کہ اسلامی فضیلت پارٹی کو گزشتہ انتخابات کی نسبت کم ووٹ ملے ہیں۔ ماضی میں اسلامی پارٹی نے 21 فیصد اور حالیہ انتخاب میں 15 فیصد ووٹ حاصل کئے۔ بہر حال مخلوط حکومت ہی بنے گی۔

بھارت کا سیاسی بحران

سابق وزیر اعظم واجپائی کی حکومت گرنے کے دو روز بعد بھی کانگریس حکومت بنانے میں کامیاب نہیں ہو سکی۔ کانگریس اور بی جے پی دونوں حکومت بنانے کے دعوے کر رہی ہیں مگر دونوں طرف سے کوئی کامیابی نہیں ہو رہی۔ اس صورت حال میں نئے انتخابات کا امکان بڑھتا جا رہا ہے۔

دوستی اور دشمنی برابر چلے گی

تجزیہ نگاروں کا کہنا ہے کہ پاکستان اور بھارت میں دشمنی اور دوستی ساتھ ساتھ چلے گی۔ دونوں رام رام کہیں گے اور چھری بغل میں ہوگی۔ دونوں کے سیاسی تعلقات میں بہتری میں بھارت کا عدم سیاسی استحکام رکاوٹ بن سکتا ہے۔

کوسووو کے ایک لاکھ مسلمان قتل

امریکہ نے کہا ہے کہ سرب فوج نے کوسووو میں ایک لاکھ سے زائد البانوی نژاد مسلمانوں کو قتل کیا ہے جس میں زیادہ تعداد نوجوانوں کی ہے۔ امریکی سفیر نے کہا کہ سرب صدر سلوبوڈان ملاسوچ ایک جنگی مجرم ہے۔ مسلمانوں کو قتل کرنے کے بعد اجتماعی قبروں میں دفن کیا گیا۔ نیٹو کے طیاروں نے 150 اجتماعی قبروں کی تصاویر اتاری ہیں۔ امریکہ قتل عام کے ثبوت فراہم کرے گا۔

انسانی حقوق کی تنظیم کی تردید

انسانی حقوق کی بین الاقوامی تنظیم او ایس سی ای نے کوسووو میں اجتماعی قتل عام کی خبروں کی تردید کی ہے۔ تنظیم نے کہا کہ قتل اور عصمت دری کے مختلف واقعات تو ہوئے ہیں مگر اجتماعی قتل عام کے شواہد نہیں ملے۔

روس مداخلت نہیں کرے گا

روسی ایلچی نے کہا ہے کہ روس کوسووو میں فوجی مداخلت نہیں کرے گا۔ یاد رہے کہ سابق وزیر اعظم چرنو مردین کو صدر یلسن نے کوسووو کے معاملات کے لئے روس کا ایلچی مقرر کیا ہے۔

نیٹو کی زمینی فوج

نیٹو کے ترجمان نے کہا ہے کہ نیٹو کی زمینی فوج کسی بھی وقت کوسووو میں داخل ہو سکتی ہے۔ زمینی فوج کا حملہ اب ناگزیر ہو چکا ہے۔

پابندیوں کا خاتمہ

لیبیا کے خلاف اقوام متحدہ کی پابندیوں کے خاتمہ پر مصر کا طیارہ لیبیا میں اتر گیا۔ لیبیا پر فضائی پابندیاں سات سال جاری رہیں۔ اور لاکربی حادثے کے دو ملزمان کو ہالینڈ کے حوالے کرنے کے بعد اب ختم ہوئی ہیں۔

جنوبی کوریا میزائل کا تجربہ

جنوبی کوریا نے کم فاصلے تک مار کرنے والے میزائل کا تجربہ کیا۔ اس تجربے کا مقصد میزائلوں کے حملے کی صلاحیت کو بڑھانا ہے۔

بنگلہ دیش میں پرتشدد ہڑتال

اپوزیشن کی جانب سے بنگلہ دیش میں پرتشدد ہڑتال سے زندگی مفلوج ہو گئی۔ 70- افراد زخمی ہوئے۔ اپوزیشن اتحاد کی جانب سے پہیہ جام ہڑتال کی اپیل کی گئی تھی۔ مظاہرین اور پولیس میں خونریز جھڑپیں ہوئیں۔

ملکی خبریں

بینظیر کی نااہلی پر اسحاق ظفر مستعفی

آزاد کشمیر کے سینئر وزیر اسحاق ظفر اپنی لیڈر بینظیر بھٹو کی نااہلی پر احتجاجاً مستعفی ہو گئے ہیں انہوں نے کہا کہ پارٹی قائد کے معاملے میں ایسی ہزاروں وزارتیں میرے نزدیک کوئی اہمیت نہیں رکھتیں۔ بینظر بھٹو کی نااہلی کا فیصلہ سوچی سمجھی سازش کا حصہ اور بدترین سیاسی انتقام ہے۔

عدلیہ کے خلاف بیان بازی نہ کریں

سپریم کورٹ نے ناہید خان کیس میں ان کے وکیل کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ اپنی لیڈر کو سمجھائیں عدلیہ کے خلاف بیان بازی نہ کریں۔ عدلیہ کے ساتھ ایسا رویہ اختیار کرنا ان کے اپنے مفاد میں بھی نہیں اس کے مثبت نتائج نہیں نکلیں گے۔

ملک گیر ہڑتال کا اعلان

پیپلز پارٹی نے بینظیر بھٹو کی نااہلی کے خلاف 20- اور 23- اپریل کو ملک گیر ہڑتال کا اعلان کیا ہے۔ پارٹی کے ترجمان نے کہا کہ ملک گیر احتجاج حکمرانوں کی آنکھیں کھول دے گا۔ احتساب بنچ کے فیصلے کے خلاف ملک گیر احتجاج کا سلسلہ شروع ہو گیا ہے۔ ترجمان نے کہا کہ پارٹی رہنماؤں کو روپوش ہونے کی ہدایت کر دی گئی ہے تاکہ حکومت احتجاجی تحریک کو ناکام نہ بنا سکے۔

ناہید خان کی ضمانت

سپریم کورٹ نے توہین عدالت کے کیس میں بینظیر بھٹو کی سیکرٹری ناہید خان کی ضمانت کی توثیق کر دی ہے۔

نئے ججوں کا تقرر

لاہور ہائی کورٹ کے لئے 8- ایڈیشنل ججوں کا تقرر کر دیا گیا ہے۔ بلوچستان اور سندھ کے چیف جسٹس صاحبان کو سپریم کورٹ کے جج بنا دیا گیا ہے۔ جسٹس ناظم صدیقی کو سندھ کا اور جسٹس افتخار محمد چوہدری کو بلوچستان ہائی کورٹ کا چیف جسٹس بنا دیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ پشاور ہائی کورٹ کے لئے دو اور سندھ ہائی کورٹ کے لئے چار ایڈیشنل ججوں کا تقرر کیا گیا ہے۔

انفارمیشن ٹیکنالوجی کی یونیورسٹی

پنجاب کے وزیر اعلیٰ محمد شہباز شریف نے کہا ہے کہ انفارمیشن ٹیکنالوجی کی جدید تعلیم کے لئے لاہور میں یونیورسٹی قائم کی جائے گی۔ بین الاقوامی کمپنیوں کو تمام سہولیات دی جائیں گی۔

حیدر آباد سے جیکب آباد

بینظیر بھٹو کی نااہلی کے خلاف اندرون سندھ میں حیدر آباد سے جیکب آباد تک ہڑتال رہی کاروبار بند رہا۔ تاہم کراچی میں ہڑتال کامیاب نہیں ہوئی۔ کئی مقامات پر سڑکیں بلاک کر دیں۔ ٹائر جلائے گئے۔ ٹریفک معطل کر دی گئی۔ نواب شاہ میں احتجاجی ریلی پر لاٹھی چارج کیا گیا۔ سینیٹر غلام قادر چانڈیو سمیت کئی کارکن گرفتار کر لئے گئے۔ کراچی میں ایک پسنجر ٹرین کو پیپلز پارٹی کی خواتین نے روک لیا۔

چوری ثابت ہو گئی

سابق وفاقی وزیر سید عابدہ حسین کے خلاف بجلی کی چوری ثابت ہو گئی۔ چیئرمین واپڈا کو بھیجی گئی رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ میٹر بھی الٹا چلا بھی بدلا گیا۔ زرعی فارم کے مینیجر نے میٹر کے خراب ہونے کا خود اعتراف کیا۔ مارچ 1999ء میں نئے میٹر کی ریڈنگ مارچ 98ء کی ریڈنگ سے نصف سے بھی کم تھی۔

بینظیر کی گرفتاری کا منصوبہ

وزارت قانون اور وزارت داخلہ نے بینظیر بھٹو کی گرفتاری کے لئے حکمت عملی طے کر لی ہے۔ اپوزیشن لیڈر کو ایئرپورٹ پر ہی گرفتار کر لیا جائے گا۔

بھائی بھائی گولڈ سمتھ
اقصیٰ روڈ چیمہ مارکیٹ ربوہ
211158 (گلی کے اندر)

میٹرک کے امتحانات سے فارغ ہونیوالے طلباء و طالبات کیلئے 2 ماہ کے خصوصی کمپیوٹر ٹریننگ کورس میں
داخلہ شروع ہے خواتین کیلئے علیحدہ کلاسز
اباکس ABACUS کمپیوٹر اکیڈمی لنک روڈ دار الفتوح موڑ ناصر آباد غربی ربوہ۔ فون: 920

نیشنل کالج برائے کمپیوٹر اسٹڈیز 23 شکور پارک ربوہ۔ فون نمبر 212034.
اندرون اور بیرون ملک کام آنیوالے ڈپلومہ اور شارٹ کورسز۔ تجربہ کار اساتذہ اور جدید ترین Pentium کمپیوٹر Network اور مکمل ائر کنڈیشنڈ لیبارٹری۔ ڈپلومہ کورس کے دورانیہ میں بغیر اضافی فیس کے روزانہ بذریعہ کمپیوٹر ٹائپنگ ٹریننگ
خواتین کے لئے لیڈی انسٹرکٹرز اور علیحدہ اوقات میں کلاسز کا انتظام موجود ہے

دانتوں کا معائنہ مفت
ڈینٹسٹ رانا مدثر احمد
3:30 تا 7:30 شام
احمد ڈینٹل کلینک
طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ

بھٹی ہومیو پیتھک کلینک اینڈ سٹور
اوقات آجکل صبح 9 تا 1 بجے
شام 5 تا 9 بجے
211186
آجکل ہماری مارکیٹ میں 2 دوکانیں کرایہ کیلئے خالی ہیں

معیاری ہومیو پیتھک ادویات
• ڈاکٹر ولمار شوابے جرمن کی سیل بند ادویات کی وسیع رینج اور • مسعود ہومیو فارمیسی لاہور کی معیاری پوٹینسیاں، مدرٹنکچرز، بائیوکیمک ادویات، ٹکیاں اور گلوبولز رعایتی نرخوں پر دستیاب ہیں • 117 ادویات کا دیدہ زیب بریف کیس نیز ہومیو کتب کی خریداری کا مرکز
کیوریٹو میڈیسن کمپنی انٹرنیشنل ربوہ پاکستان
771 213156